سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مفصل و مستند تصنیف

علامہ علی ابن برہان الدین حلبیؒ کی

انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون کا اردو ترجمہ

اُمُّ السِیَر

مع اضافات

سیرۃ حلبیہ اردو



مرتب و مترجم اردو ○ مولانا محمد اسلم قاسمیؒ فاضل دیوبند

زیر سرپرستی ○ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 2631861

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مفصل و مستند تصنیف

علامہ علی ابن برہان الدین حلبی کی مایہ ناز عربی تصنیف کا اردو ترجمہ

اُمّ السِّیَر

سیرۃ حلبیہ اردو

مع اضافات

۵
جلد سوم
نصف اول

مرتب و مترجم اردو ○ مولانا محمد اسلم قاسمی فاضل دیوبند

زیر سرپرستی ○ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون 2631861

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : مئی ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : ۵۲۳ صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿........ ملنے کے پتے ....﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa
Tel : 020 8911 9797

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A.

ہوتا ہے کہ خواب میں جس شخص کو دیکھا ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص مراد ہو۔

اُمّ حکیم کا عکرمہ سے پرہیز...... (قال) اسلام لانے سے پہلے عکرمہ ابن ابوجہل جب بھی اپنی بیوی کو ہمبستری کرنے کے لئے بلاتے تو وہ انکار کر دیتیں اور کہتیں۔

"تم کافر ہو اور میں مسلمان ہوں اس لئے میرے اور تمہارے درمیان اسلام کی دیوار حائل ہے!"

اس پر یہ کہتے۔

"جس سبب سے تم مجھ سے گریز کرتی ہو وہ بہت بڑا معاملہ ہے۔!"

اُمّ حکیم کی بیوگی کا واقعہ...... حضرت عکرمہ ابن ابوجہل جنگ یرموک کے موقعہ پر رومیوں کے خلاف لڑتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ جب ان کے بعد ان کی بیوی اُمّ حکیم کی عدّت کا زمانہ پورا ہو گیا تو خالد ابن سعید نے ان سے شادی کر لی اور اس کے بعد ان کے ساتھ ہمبستری کا ارادہ کیا تو اُمّ حکیم نے ان سے کہا۔

"اگر تم اس وقت تک میرے ساتھ ہمبستری سے رک جاؤ جب تک کہ یہ لشکر یعنی رومی فوج منتشر ہو جائے تو بہتر ہے۔!"

(حضرت خالد خود بھی اس جنگ میں شریک تھے) وہ اُمّ حکیم سے بولے۔

"میرا دل کہتا ہے کہ میں اس جنگ میں مارا جاؤں گا۔!"

اُمّ حکیم نے کہا۔ بس تو پھر تم کر سکتے ہو۔ چنانچہ خالد ابن سعید نے اسی رات اپنے خیمہ میں ان کے ساتھ ہمبستری کی۔ صبح اٹھ کر انہوں نے دیکھا کہ سامنے رومی فوج صف بندی کر چکی ہے اور مقابلہ آرائی کے لئے تیار ہے۔ حضرت خالد فوراً ہی تیار ہو کر نکلے اور جنگ میں شریک ہوئے یہاں تک کہ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

اُمّ حکیم کو شوہر کی شہادت کی خبر ہوئی تو صدمہ کی زیادتی کی وجہ سے انہوں نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور پھر اسی خیمے کی بلّیاں اور ڈنڈے نکالے جس خیمہ میں خالد نے ان کے ساتھ ہمبستری کی تھی اس کے بعد یہ ان ہی ڈنڈوں سے رومی فوج پر حملہ آور ہوئیں اور سات رومیوں کو قتل کر ڈالا۔

ابوجہل کے متعلق زبان بندی کا حکم...... عکرمہ ابن ابوجہل کے آنحضرت ﷺ کے پاس مسلمان ہونے کے لئے آنے سے پہلے آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے فرمایا تھا۔

"تمہارے پاس عکرمہ ابن ابوجہل مسلمان اور مہاجر کی حیثیت سے آئیں گے اس وقت تم ان کے باپ کو گالیاں مت دینا کیونکہ مُردوں کو برا بھلا کہنے سے زندوں کو تکلیف پہنچتی ہے اور وہ برا بھلا میّت تک پہنچتا نہیں۔!"

مُردوں کو برا کہنے کی ممانعت...... ایک روایت میں یوں ہے کہ۔ مُردوں کو برا بھلامت کہو کیونکہ وہ اپنے اعمال کی منزل پر پہنچ چکے ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ۔ مردوں کو برا بھلامت کہو کیونکہ اس سے زندوں کو تکلیف اور اذیت پہنچتی ہے (یعنی اس مردے کے متعلقین اور عزیز و اقرباء کو اس سے تکلیف ہوتی ہے) ایک دوسری روایت میں ہے کہ اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کیا کرو اور ان کی برائیوں اور کوتاہیوں کی طرف سے زبان بند رکھو۔!

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے عکرمہ نے شکایت کی کہ لوگ ان کو عکرمہ ابن

ابو جہل کہتے ہیں کیونکہ ابو جہل کا نام عمرو تھا اور لقب ابوالحکم تھا مگر آنحضرت ﷺ نے اس کی بد تمیزیوں اور جہالت کی وجہ سے اس کو ابو جہل کا لقب دیا تھا جس سے اس کی توہین مقصود تھی۔ لہذا عکرمہ کو جب عکرمہ ابن عمرو یا عکرمہ ابن ابوالحکم کہنے کے بجائے عکرمہ ابن ابو جہل کہا گیا تو قدرتی طور پر انہیں اس سے تکلیف ہوئی اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے صحابہ سے فرمایا۔

"مُردوں کو گالیاں دے کر زندوں کو تکلیف مت پہنچاؤ۔!"

قاتل و مقتول کا یکساں درجہ......اسلام قبول کرنے سے پہلے ایک جنگ میں عکرمہ ابن ابو جہل نے اپنے مقابلے کے لئے کسی مسلمان کو طلب کیا اور مقابلے میں مسلمان کو قتل کر دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ ایک انصاری مسلمان نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا۔

"یارسول اللہ ! آپ کس لئے ہنسے جبکہ ایک ساتھی کے قتل پر ہمارے دل رو رہے ہیں۔"

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مجھے اس بات پر ہنسی آئی کہ یہ دونوں یعنی قاتل اور مقتول جنتی ہیں اور ایک ہی درجہ کے ہیں۔

چنانچہ بعد میں خود حضرت عکرمہ بھی رومیوں سے جنگ کرتے ہوئے یرموک کی لڑائی میں شہید ہوئے جیسا کہ بیان ہوا (اب یوں کہنا چاہئے کہ یہ بات آنحضرت ﷺ کی نبوت کی نشانیوں میں سے ایک ہے کہ آپ نے عکرمہ کے اسلام قبول کرنے سے بھی پہلے ان کے مسلمان ہونے اور شہید ہونے کی طرف اشارہ فرما دیا تھا)

سارہ کے قتل کا حکم اور ان کا اسلام......اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقعہ پر سارہ نامی خاتون کے قتل کا حکم دیا تھا جو پھر مسلمان ہو گئی تھیں۔ ان کے قتل کا حکم دینے کا سبب یہ تھا کہ وہ مکے کی ایک گانے والی یعنی طوائف تھیں اور آنحضرت ﷺ کی ہجو اور توہین میں جو شعر لکھے جاتے تھے ان کو محفلوں میں پڑھا کرتی تھیں۔

یہ وہی خاتون ہیں جن کے پاس سے حاطب ابن بلتعہ کا خط پکڑا گیا تھا (جو فتح مکہ کے لئے آنحضرت ﷺ کے کوچ سے پہلے حاطب نے قریش کو اس کی اطلاع دینے کے لئے لکھا تھا اور ان ہی سارہ کے ہاتھ مکے بھیج رہے تھے تاکہ قریش کو پہلے ہی لشکر کشی خبر مل جائے اور وہ اپنی تدبیر کر لیں۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ اس بارے میں سخت رازداری برت رہے تھے)

غرض جب ان کے قتل کرنے کا حکم ہو گیا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے امان طلب کی آپ نے ان کو امان دے دی اور اس کے بعد یہ مسلمان ہو گئیں جیسا کہ بیان ہوا۔

حرث اور زہیر کے قتل کا حکم......اسی طرح حرث ابن ہشام اور زہیر ابن امیہ کے متعلق قتل کا حکم دے دیا گیا تھا ان دونوں نے اُمّ ہانی سے پناہ طلب کی جو حضرت علیؓ کی سگی بہن تھیں اور اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئی تھیں (یعنی جب انہوں نے ان دونوں کو پناہ دی اس وقت تک خود بھی مسلمان نہیں ہوئی تھیں)

اُمّ ہانی کی امان......چنانچہ حضرت اُمّ ہانی سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بالائی مکہ میں آکر فروکش ہوئے تو دو آدمی بھاگ کر میرے پاس آگئے جو میرے سُسرالی تھے۔ یعنی اُمّ ہانی کے شوہر ہبیرہ ابن ابو وہب کے عزیزوں میں سے تھے۔ یہ دونوں میری پناہ لینے کے لئے آئے تھے۔ میں نے ان کو پناہ دے دی۔ علامہ ازرقی